www.KitaboSunnat.com

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمائیں گے کیا؟

بہرحال قوم اور اسلام کے بہی خواہ اپنے عوام کو جھنجوڑتے ہوئے زبانِ حال سے یہ کہے جا رہے ہیں ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن!
خاک ہو جائیں گے ہم، تم کو خبر ہونے تک

(۴)

بنگلہ دیش ہم سے ٹوٹ کر بھی ہمارے لیے عذاب بنا ہوا ہے۔ بنگلہ دیش ملّتِ پاکستانیہ کے افتراق وانتشار کا نشان ہے، اب تو اس کے نام میں بھی یہ تاثیر ہے کہ جہاں لیا جاتا ہے وہاں بھی افتراق وانتشار کے دیو دندنانے لگ جاتے ہیں۔ بالکل یہی کیفیت ہمارے ملک کی ہے۔ بنگلہ دیش دفع ہوا ہے تو دفع کرو، اسے مان کر کیا لینا ہے اگر پھر جُڑ جانے کی توقع ہے تو پھر اسے مان کر ہمیشہ کے لیے کیوں اپنے سے جدا کرنے ہو ——— و منادٗ بتدریج قریب ہونے کے لیے وسائل ڈھونڈو، ایک دوسرے کے سلسلہ میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں انہیں دور کرو، اگر ہو سکے تو ان رکاوٹوں کو ہٹانے کی کوشش کرو، جو ہمارے افتراق کا سبب بنیں اور ہمارے تعلقات کو مزید کشیدہ کرنے کا موجب ہو رہی ہیں۔

ہمارے نزدیک بانیٔ پاکستان جناب محمد علی جناح مرحوم کے "پاکستان" کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا سبب وہ کوتاہی ہے جو پاکستان کو "موعود پاکستان" میں تبدیل کرنے میں اختیار کی گئی۔ بعد میں یہ وراثت نااہل چھوکروں کے ہاتھ میں آئی۔ جس کو انہوں نے اپنے اقتدار اور زور بازو کے لیے تختۂ مشق بنایا۔ ملک اور ملّت کی کچھ شرم نہ رکھی۔ غیر اسلامی ذہن کے لوگ آگے بڑھے، ناخواندہ عوام نے انہی کو نجات دہندہ تصور کر لیا اور بالآخر یہ اندھیر ان کو لے ڈوبا۔

حالیہ المیہ کے ذمہ دار حضرات اگر ملّتِ اسلامیہ کی قیادت سے رضاکارانہ طور پر الگ ہو جائیں تو یقین کیجیے، یہ دونوں بازو پھر سے متحد ہو سکتے ہیں۔ مگر اتنا ایثار کون کرے۔؟ "جس میں چنگاری ڈال دی جما لو الگ کھڑی" ایک مشہور کہاوت ہے جس نے اب مجلس بدل لیا ہے۔ اسے اب کون پہچانے؟

ہماری موجودہ قیادت جس سے ہمیں توقعات تھیں، وہ اب ہماری توقعات پر بھاری بنتی جا رہی ہے۔ خاص کر یہ دیکھ کر کہ ان کو معلوم ہی نہیں کہ خواجگی کیا شئے ہے؟ بہت دکھ ہوتا ہے۔ غالباً اقبال مرحوم نے انہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق یہ بات کہی تھی کہ ؎

خدا نے ان کو عطا کی ہے خواجگی کہ جنہیں
خبر نہیں روش بندہ پروری کیا ہے!

صدرِ محترم ہوں یا ان کے دوسرے دست و بازو، ان کے منہ سے خیر کا کلمہ مشکل سے ہی نکلتا ہے۔ اب وہ اس موڈ میں ہیں کہ قوم پر اپنی دھاک بٹھائے مسلط کریں اور اتنا ہراس پیدا کریں کہ ہزار بے چینیوں کے باوجود لوگ دبکے پڑے رہیں اور چوں کرنے کا حوصلہ بھی نہ کر سکیں۔

غور فرمائیں کہ حکومت کا منشا امن وامان رکھنا اور ملکی عافیتوں کا تحفظ ہوتا ہے۔ اس کے بجائے اگر وہ "خون کی ندیاں" بہانے پر آجائیں اور ان ہلاکت آفرینیوں کی ہولناکی کا تعارف بایں الفاظ کرانا ضروری سمجھیں کہ "اس پر ہمالیہ بھی خون کے آنسو روئے گا" تو اس وقت کوئی مستغیث کہاں جا کر امن وعافیت اور دادرسی کی بھیک مانگے؟

امریکہ، روس، چین اور فرانس وغیرہ ممالک بھی ہمارے سامنے ہیں۔ کیا ان کے حکمران بھی اسی قسم کی زبان استعمال کیا کرتے ہیں جس کے نمونے صدر محترم اور گورنر کھر پیش کر رہے ہیں؟ اگر ہمارے اکابر شایانِ شان وضعداری اور مقام ومرتبہ کے مطابق رکھ رکھاؤ سے کام لیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ بہت بولنے، زیادہ انٹرویو دینے اور تقریروں کی بھرمار کرنے سے یہ لوگ زیادہ فاش ہو رہے ہیں مگر اس کا ان کو احساس نہیں ہے۔ صبح وشام بولتے رہنے کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اب دنیا ان کو "بلبلِ ہزار داستان" سمجھنے لگی ہے کہ ان کی پچھلی لَے بعد کی لَے کے مخالف ہی ہوتی ہے۔ ان کا اگلا بیان عموماً پچھلی غلطی کو دھونے میں صرف ہو جاتا ہے جو صاف ہونے کے بجائے اور چیستاں بن جاتا ہے۔

موجودہ اربابِ اقتدار کی برکات کا تو ابھی کچھ پتہ نہیں چل سکا، ہاں حالات کے تیور بتاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلط مصالح کے لیے پوری قوم کو غلط راہ پر ڈال دیا ہے۔ اس لیے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کل تک اس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے۔ ہمارے نزدیک یہ سیاست نہیں، سیاست بازی ہے جس کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اگر وقت ہی پاس کرنا ہے تو کوئی اور دھندا کریں۔ قوم کے مزاج کو نہ بگاڑیں۔ یہ کوئی درستی نہیں ہے۔

(۵)

اسے کیا کہیے!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولیس ملکی نظم و نسق اور پُرامن ماحول رکھنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ لیکن اب پولیس اور عوام کے درمیان یوں ٹھن گئی ہے کہ:

شاید پولیس محافظِ عوام نہیں، فریقِ مخالف ہے۔ پہلے بھی اس کو کچھ اچھی "شہرت" حاصل نہیں تھی، حالیہ ہنگاموں کی وجہ سے تو اور بھی عوام کی نظروں سے گر گئی ہے۔ ملک کے مستقبل کے لیے یہ کچھ اچھی فال نہیں ہے۔

حالیہ ہنگاموں کے سلسلہ میں گورنر کھر کی جو "خوبیاں" کارفرما رہی ہیں، کچھ زیادہ شایانِ شان نہیں تھیں، قوم سوچ رہی تھی کہ صدر بھٹو ان کی وجہ سے بڑے ابتلا میں پڑ جائیں گے، لیکن یہ دیکھ کر عوام کی حیرت کی حد نہیں رہی کہ صدر بھٹو نے چُوم کر ان کو آنکھوں پر رکھ لیا ہے۔ بہرحال یاری تو قابلِ داد ہے مگر یہ سوجھ بوجھ کی بات نہیں محسوس ہوتی۔

صدرِ محترم آج کل "جمہوریت اور عوام" کے نام کا وظیفہ پڑھ رہے ہیں تاکہ مشکل حل ہو جائے مگر تاڑ نے والے کہہ رہے ہیں کہ ان کا نام اس لیے لیتے ہیں کہ ان کے ہاں عملاً یہ دونوں نہیں ہیں ورنہ یقین دلانے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کے علاوہ فتنہ کا آغاز کر کے قوم کو مشتعل کیا جاتا ہے جب لوگ سڑکوں پر نکل آتے ہیں تو پھر انہیں کوسا جاتا ہے۔ ۔ یہ خوب!

ارباب اقتدار اپنے کارنامے عوام کو گنوانا چاہتے ہیں مگر لوگ اپنے آس پاس جو کچھ دیکھتے ہیں وہ سبھی کچھ اس کے برعکس ہے۔ کارنامے ہوں اور لوگوں کو بتلانا پڑیں تو اس کے معنے یہی ہو سکتے کہ کچھ نہیں ہوا، ورنہ عوام کو خود ہی معلوم ہوتا۔

(۶)

صدر نے قوم سے کہا کہ:

"اگر آپ سیاست میں اموات کا امتزاج چاہتے ہیں تو ہم اس کے لیے تیار ہیں۔" (نوائے وقت)

صدر ہو کر دھمکیوں کے ذریعے اپنی قوت اور قاہری کا لوہا منوانے کی راہ اختیار کرنا ایک معمہ ہی ہے۔

خواجہ رفیق کے قتل کو سیاستدان کا قتل کہا اور پھر یہ تاثر دیا کہ ایشیائی ممالک میں یہ عام بات ہے، گویا کہ صدر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ "یہ کوئی اتنی بڑی غلطی نہیں" —— انا للہ

(۷)

ڈاکٹر نذیر احمد شہید کے بعد خواجہ رفیق بھی جبر و استبداد کی نذر ہو گئے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ انفرادی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ